مولانا اُسید الرحمٰن سعید
مدرس جامعہ المنظور الاسلامیہ لاہور کینٹ

گلشن قاسمی کا ایک اور دیا بجھ گیا

موت سے کس فرد بشر کو انکار ہے۔ ہر ذی نفس نیاس کا ذائقہ چکھنا ہے لیکن بعض شخصیات ایسی ہوتی ہیں کہ اس دنیا سے رخصت ہونے کے بعد بھی عرصہ تک اپنی یاد دلاتی رہتی ہیں۔ شیخ الحدیث واستاذ المجاہدین حضرت مولانا سید ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب بھی انہیں شخصیات میں سے ایک تھے۔

حضرت والا حق گوئی و بے باکی، حریت پسندی، جرات وبسالت، بلند ہمتی، اولوالعزمی و استقامت، قناعت وایثار، خوش مذاقی وخوش اخلاقی جیسے اوصاف کے پیکر مجسم تھے۔ حضرت شیخ الحدیث تبحر علمی کے ساتھ ساتھ تقوی ،للّٰہیت منکسر المزاج اور سادگی جیسی صفات میں اپنے اکابر واسلاف کے درخشندہ نمونہ تھے۔ حضرت کا تعلق اس قافلہ حق سے ہے جنہوں نے نام ونمود سے کوسوں دور رہ کر نہ صرف نصف صدی سے زائد عرصہ تک علوم نبوت کی تدریس میں شاندار خدمت انجام دی بلکہ ظُلم واستبداد کے تاریک ایوانوں میں زلزلہ برپا کیے رکھا۔

آپ کے دو معشوق

حضرت کی زندگی پر سرسری سی نظر دوڑائی جائے تو دو چیزوں کے ساتھ آپ کی محبت اور لگاؤ نمایاں نظر آئے گا۔ (۱) حدیث رسولؐ (۲) جہاد اور مجاہدین ، جہاں تک حدیث کی بات ہے تو جامعہ حقانیہ کے درودیوار گواہ ہیں کہ انہوں نے اس موضوع پر اتنا کام کیا ہے کہ آج درس نظامی کا مبتدی سا طالب علم بھی آپ کے نام کیساتھ ''شیخ الحدیث'' کے لاحقے کو ضروری سمجھتا ہے، شاید آپ جیسے لوگوں کے متعلق ہی آقا مدنیؐ نے فرمایا تھا۔ نضر الله عبداَ سمع مقالتی الخ علاوہ ازیں ہر سال سینکڑوں طلباء کا ملک کے دور دراز علاقوں سے ہزاروں میل کا سفر طے کر کے آپؒ سے حدیث پڑھنے کے لیے دارالعلوم جامعہ حقانیہ کا رخ کرنا جہاں پر آپ کا حدیث رسولؐ سے شغف اور لگاؤ بتلاتا ہے وہاں پر آپ کی علمی جلالت کا منہ بولتا ثبوت بھی ہے۔ اس کے علاوہ شاہ جیؒ کی جہاد اور مجاہدین سے محبت کا یہ عالم تھا کہ ان کے دفاع میں ہر وقت مضطرب اور بے قرار رہتے تھے۔تحریر وتقریر میں دیگر موضوعات کے علاوہ آپؒ کا خاص الخاص موضوع جہاد ہی تھا۔سخت ترین حالات میں بھی اگر کسی نے علم جہاد کو بلند

کر کے آقا مدنیؐ کے فرمان "افضل الجهاد من قال كلمته حق عند سلطان جائر" پر عمل کیا ہے تو وہ حضرت کی شخصیت تھی ۔ جہاد اور مجاہدین کے خلاف بھونکنے والوں کا رستہ جس قوت واستقامت کیساتھ انہوں نے روکا وہ اس جدوجہد میں منفرد وممتاز تھے۔جب بھی جہاد پر اعتراض کیے گئے تو انہوں نے اپنی زبان کے ساتھ تلوار سے زیادہ سخت کام لیا۔اس موقف پر ان کی زبان کی کاٹ دیکھنے کے لائق ہوتی۔ وہ کسی سے مرعوب ہوئے نہ خوفزدہ اور نہ کبھی اس مسئلہ پر کسی مصلحت کا شکار ہوئے۔لگتا ہے غیرت ایمانی ان کے اندر کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی، ساری زندگی جس انداز سے انہوں نے اسلاف کی روایات کو نبھایا وہ انہی کا حصہ تھی۔غرض یہ کہ حضرت شاہ جیؒ اپنی بہت سی خوبیوں اور صفات میں اپنے بزرگوں اور اساتذہ کی روایات کے امین تھے۔شاعر نے آپ جیسے لوگوں کے متعلق ہی کہا ہوگا۔

پیدا کہاں ہیں ایسے پراگندہ طبع لوگ
افسوس تم کو میؔر سے صحبت نہیں رہی

آج حضرت تو ہمارے درمیان موجود نہیں رہے لیکن ملک اور بیرون ملک ہزاروں کی تعداد میں اتنے شاگرد چھوڑ گئے ہیں جو نہ صرف موقع بموقع امت کی کمان کرتے رہیں گے بلکہ وہ آپؒ کی یاد بھی تازہ کرتے ہیں گے۔آج حضرت شاہ جی کی روح ہم سے مخاطب ہوکر پکار رہی ہے کہ

ہمارے بعد اندھیرا رہے گا محفل میں
بڑے چراغ جلاؤ گے روشنی کے لئے

روز و شب، شام وسحر لوگ چلے جاتے ہیں
نہیں معلوم، تہہ خاک تماشا کیا ہے؟